

طعام کے عصری رجحانات اور قرآنی تعلیمات: تجزیاتی مطالعہ

Contemporary Trends of Eating and Qur'anic Teachings: An analytical Study

Sadia

MS Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies
Govt. College Women University, Sialkot
Email: sadiabutt199917@gmail.com

Dr. Amir Hayat

Assistant Professor, Institute of Arabic and Islamic Studies
Govt. College Women University, Sialkot
Email: amirhayat5817@gmail.com

Lubna Iftikhar

PhD Scholar, Institute of Arabic and Islamic Studies
Govt. College Women University, Sialkot
Email: lubnadar123@gmail.com

Abstract

Quran provides guidance on all aspects of life. It is not just a source of guidance for worship, ethics, and social matters but also provides guidance on what to eat and drink. Human life and health depend on food. Good health is essential for performing worship and other activities. The Quran contains fundamental teachings in this regard, especially regarding what to eat, what to avoid, and the social etiquette of eating and drinking. Undoubtedly, the present era can be considered as an advanced period in human history, where the world has become a global village due to the tremendous progress of technology and science. The progress of human society and the changes resulting from this progress are at its peak. Where human progress has influenced other aspects of life, social norms and ways of living have also been affected. There has been a change in its customs and traditions. In the present era, when Islamic society is also undergoing rapid changes like other societies, changes in the etiquette and ways of eating and drinking are also being observed. Where there has been a diversity in the types of food, there has also been a change in mealtimes. There has been a freshness in the way of eating. People are adopting new ways, leaving traditional food styles. These styles are not a sign of any particular culture, but they are gaining international popularity. This article analyses the contemporary trends in food in light of Quranic teachings.

Keywords: Human, meal, etiquette, Quran, contemporary

تعارف

عصر حاضر کو بلاشبہ انسانی تاریخ کا ترقی یافتہ دور کہا جاسکتا ہے جس میں دنیا ٹیکنالوجی اور سائنس کی پیش بہا ترقی کی وجہ سے ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے۔ انسانی سماج کی ترقی اور اس ترقی سے پیدا ہونے والی تبدیلی اپنے عروج پر ہے۔ جہاں انسانی ترقی نے زندگی کے دیگر شعبوں کو متاثر کیا ہے وہیں سماجی اصول اور اس کے رہن سہن کے طور طریقے بھی

متاثر ہوئے ہیں۔ اس کے رسم و رواج میں بھی تغیر آیا ہے۔ موجودہ دور میں جب اسلامی معاشرہ بھی دیگر معاشروں کی طرح تیز رفتار تبدیلی کا شکار ہو رہا ہے تو اس کے نتیجے کے طور پر کھانے پینے کے آداب اور طور طریقوں میں بھی بدلاؤ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ جہاں طعام کی اقسام میں تنوع پیدا ہوا ہے وہیں اوقات کار میں بھی تبدیلی دیکھنے میں آئی ہے۔ کھانا کھانے کے انداز میں بھی جدت پیدا ہوئی ہے۔ روایتی انداز طعام کو چھوڑ کر لوگ جدید طور طریقوں کو اپناتے رہے ہیں۔ یہ طور طریقے کسی خاص تہذیب کی علامت نہیں رہے بلکہ عالمی مقبولیت حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ قرآن مجید جو کہ صحیفہ ہدایت ہے زندگی کے تمام معاملات سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ صرف عبادت، اخلاق اور اجتماعی معاملات سے متعلق ہی احکامات کا منبع نہیں ہے بلکہ انسان کے کھانے پینے سے متعلق ہدایات بھی جاری کرتا ہے۔

1- سوالات تحقیق

1- اسلامی معاشرے میں طعام کے عصری رجحانات کیا ہیں؟

2- طعام کے حوالے سے قرآنی تعلیمات کیا ہیں؟

2- تحقیق کے مقاصد

1- طعام کے عصری رجحانات کا جائزہ لینا۔

2- طعام کے حوالے سے قرآنی تعلیمات بیان کرنا۔

3- سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

قرآن مجید میں طعام کے جو آداب بیان ہوئے ہیں ان پر عبد الہادی عبد الخالق مدنی "کھانے پینے کے آداب: قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں"¹، اور رفیع الدین مسعود تیبی "کھانے پینے کے اسلامی آداب اور جدید مسائل"² نے کتب تحریر کی ہیں۔ پاکستانی معاشرے میں کھانے پینے کی تشہیری مہمات کا بچوں کے کھانے پینے کے معمولات پر اثرات مرتب کرنے کے حوالے سے بھی تحقیقی کام موجود ہے۔ جس میں تحقیقی مقالہ جات

"Impacts Of Food Product Advertisements Of Pakistan Television On The Eating Habits Of Children"³ By Malik Tariq Mahmood and " Trends of Fast Food Consumption and its Effects on Pakistani Society"⁴ by Farzan Yahya and Rabia Zafar.

شامل ہے۔ لیکن طعام کے عصری رجحانات کا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ جس کو اس مقالہ میں تحقیق کی بنیاد بنایا گیا ہے۔

انسان کی زندگی اور صحت کا انحصار خوراک پر ہے۔ عبادت اور دیگر افعال کی ادائیگی کے لیے اچھی صحت ناگزیر ہے۔ قرآن مجید میں اس حوالے سے بنیادی تعلیمات موجود ہیں۔ خصوصاً انسان کو کیا کھانا چاہیے؟ کن اشیاء سے بچنا چاہیے، کس حد تک

کھانا چاہیے۔ کھانے پینے کے معاشرتی آداب کیا ہیں؟ موجودہ دور میں جب اسلامی معاشرے میں طعام کے حوالے سے رجحانات میں تبدیلی پیدا ہو چکی ہے تو ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم قرآنی تعلیمات کی روشنی میں طعام کے عصری رجحانات کا جائزہ لیں۔ مقالہ ہذا میں طعام کے عصری رجحانات کا قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

طعام کی قرآنی تعلیمات

حلال و پاک چیزوں کا کھانا

طعام کے حوالے سے قرآن کی بیان کردہ ہدایات میں سب سے سرفہرست حلال و پاک چیزوں کو بطور خوراک استعمال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو صرف ان ہی چیزوں کو کھانے کی اجازت دیتے ہیں جو حلال ہیں اور جن کو اللہ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق استعمال کیا جائے۔ انسان کی خوراک کا اثر نہ صرف اس کی جسمانی صحت پر پڑتا ہے بلکہ اس کے اخلاق و کردار پر بھی اس کے اثرات متعین ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو انسان کے لیے حلال و طیب قرار دیا ہے وہ انسان کے لیے ہر لحاظ سے بہترین ہیں۔ قرآن مجید کی کئی آیات میں ہمیں اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتے ہیں کہ حلال اور پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا لَّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾⁵

"ترجمہ: لوگو! زمین میں جو حلال اور پاک چیزیں ہیں انہیں کھاؤ اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو یہ حکم دے رہے ہیں کہ وہ صرف ان اشیاء کو اپنی خوراک کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں جو حلال اور پاکیزہ ہیں۔ اگر کوئی اس حد کو تجاوز کرتا ہے تو دراصل ہو شیطان کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے۔

اسی طرح سورۃ البقرہ کی 172 آیت میں اللہ کی شکر گزاری کے ساتھ ساتھ حلال اور پاک چیزوں کے کھانے کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾⁶

"ترجمہ: اے ایمان والو! کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کے بندے ہو۔"

اس آیت میں بندگی کے دو تقاضے بیان کیے گئے ہیں۔ اول یہ کہ اہل ایمان پاکیزہ چیزیں کھائیں اور دوم یہ کہ حلال رزق کھا کر اہل ایمان اپنے رب کا شکر ادا کریں۔ جس نے انھیں یہ رزق عطا کیا ہوتا ہے۔ رب کی اطاعت کے لیے صرف اس کا شکر ادا کرنا ہی ضروری نہیں ہے بلکہ رزق حلال کمانا اور کھانا بھی لازمی ہے۔

سورۃ المؤمنون میں اللہ تعالیٰ اپنے رسل کو مخاطب کر کے یہ حکم دیتے ہیں کہ اے پیغمبر آپ حلال اور

پاکیزہ چیزیں کھائیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا ۗ إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ۗ﴾⁷

(اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو جو عمل تم کرتے ہو میں ان سے واقف ہوں۔)

مفسرین کرام کے مطابق اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کو اپنے اپنے زمانہ میں دو باتوں کی ہدایت دی گئی اول یہ کہ پاکیزہ اور حلال چیزیں کھائیں دوم یہ کہ نیک اعمال کریں، جب انبیاء کرام جو کہ معصوم ہوتے ہیں ان کو یہ ہدایت ہے تو امت تو بطریق اولیٰ اس کی مخاطب ہوگی، بلکہ اصل مقصود امت ہی کو ہدایت کرنا ہے، علماء نے اس حکم سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ حلال غذا کا عمل صالح میں بڑا دخل ہے جب غذا حلال ہوتی ہے تو نیک عمل کی توفیق خود بخود ہونے لگتی ہے، اور جب غذا حرام ہوتی ہے تو نیک کام کا ارادہ کرنے کے باوجود اس میں مشکلات حائل ہو جاتی ہیں، حدیث میں وارد ہے کہ بعض لوگ لمبے لمبے سفر کرتے ہیں اور غبار آلود رہتے ہیں پھر اللہ کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور یارب یارب پکارتے ہیں مگر ان کا کھانا بھی حرام ہوتا ہے، پینا بھی حرام، لباس بھی حرام ہوتا ہے اور حرام ہی کی ان کو غذا ملتی ہے ایسے لوگوں کی کہاں دعا قبول ہو سکتی ہے؟⁸

ابن کثیر اپنی تفسیر "تفسیر القرآن العظیم" میں اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"يَأْمُرُ تَعَالَى عِبَادَهُ الْمُؤْمِنِينَ، عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَجْمَعِينَ، بِالْأَكْلِ مِنَ الْحَلَالِ، وَالْقِيَامِ بِالصَّالِحِ مِنَ الْأَعْمَالِ، فَذَلِكَ هَذَا عَلَى أَنَّ الْحَلَالَ عَوْنٌ عَلَى الْعَمَلِ الصَّالِحِ"⁹

(اللہ تعالیٰ اپنے تمام انبیاء (علیہ السلام) کو حکم فرماتا ہے کہ وہ حلال لقمہ کھائیں اور نیک اعمال

بجالایا کریں پس ثابت ہوا کہ لقمہ حلال عمل صالح کا مددگار ہے۔)

پاک چیزوں سے مراد ایسی چیزیں ہیں جو بجائے خود بھی پاکیزہ ہوں، اور پھر حلال طریقے سے بھی حاصل ہوں۔ طیبات کھانے کی ہدایت کر کے رہبانیت اور دنیا پرستی کے درمیان اسلام کی راہ اعتدال کی طرف اشارہ کر دیا گیا۔ مسلمان نہ تو راہب کی طرح اپنے آپ کو پاکیزہ رزق سے محروم کرتا ہے، اور نہ دنیا پرستی کی طرح حرام و حلال کی تمیز کے بغیر ہر چیز پر منہ مار دیتا ہے۔ عمل صالح سے پہلے طیبات کھانے کی ہدایت سے صاف اشارہ اس طرف نکلتا ہے

کہ حرام خوری کے ساتھ عمل صالح کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ صلاح کے لیے شرط اول یہ ہے کہ آدمی رزق حلال کھائے۔¹⁰

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حلال و حرام کے بارے میں واضح طور پر احکامات نازل فرمادیئے تاکہ اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ جن جانوروں کا گوشت انسان کے لیے مضر ہے، خواہ جسمانی طور پر کہ اس سے انسان کے بدن میں بیماری کا خطرہ ہے، یا روحانی طور پر کہ اس سے انسان کے اخلاق اور قلبی کیفیات خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ ان کو قرآن نے حباثت قرار دیا اور حرام کر دیا، اور جن جانوروں میں کوئی جسمانی یا روحانی مضرت نہیں ہے، ان کو طیب اور حلال قرار دیا۔ سورۃ مائدہ میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۖ إِنَّكُمْ بِهِيْمَةٌ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُنْتَلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُجَلِّي الصَّيْدِ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۗ﴾¹¹

(اے ایمان والو! وعدے پورے کرو۔ تمہارے لیے چوپائے حلال کئے گئے ہیں سوائے ان کے جن کے نام تمہیں سنائے جائیں گے۔ احرام کی حالت میں شکار جائز نہیں۔ یقیناً جو چاہے اللہ حکم کرتا ہے۔)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے چار پاؤں والے جانوروں کو کھانا حلال قرار دیا ہے۔ لیکن یہ ایسے سب جانور حلال نہیں ہیں۔ جو حرام ہیں ان کے نام اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمادیئے جن کی مزید وضاحت اور حرمت احادیث مبارکہ کے ذریعے بھی بیان کر دی گئی۔ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 3 میں اللہ تعالیٰ ان جانوروں کا ذکر کر رہے ہیں جن کا کھانا مسلمانوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالِدَمُّ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ ۚ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النَّصَبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ۚ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ۗ﴾¹²

(تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سور کا گوشت، وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر مشہور کیا گیا ہو، جو گلا گھٹ کر مر گیا، چوٹ کھا کر یا بلندی سے گر کر مر گیا، یا ٹکر کھا کر مر اہو، یا جسے درندے نے پھاڑا ہو۔ سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا ہو، اور وہ کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو، حرام ہے اور یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں (فال نکالنے) کے ذریعے سے اپنی قسمت معلوم کرو۔ یہ تمام کام گناہ ہیں۔)

حلال و حرام کے تعین کا اختیار

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ان تمام اشیاء کا ذکر موجود ہے جو حرام ہیں۔ ان کے علاوہ تمام اشیاء حلال ہیں۔ کسی ذات کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کسی شے کو حلال یا حرام قرار دے سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾¹³

(اے ایمان والو! وہ پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دیں انہیں حرام مت ٹھہراؤ اور حد سے مت بڑھو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔)

مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کو حلال و حرام ٹھہرانا صرف اس ذات پاک کا حق ہے جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے، کسی دوسرے کی اس میں مداخلت جائز نہیں، اس لیے وہ لوگ قابل عتاب و عذاب ہیں جو اللہ کی حلال کی ہوئی عمدہ پوشاک یا پاکیزہ اور لذیذ خوراک کو حرام سمجھیں۔ 14 سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے خود سے حلال و حرام قرار دینے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہتان باندھنے کے مترادف قرار دیا ہے:

﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتَكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ﴾¹⁵

(اور یونہی جھوٹ موٹ مت کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اور یوں اللہ پر جھوٹ بہتان باندھنے لگو ایسے لوگوں کا بھلا نہیں ہوگا۔)

جن اشیاء کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے صرف وہی حرام ہیں باقی تمام اشیاء حلال اور طیب ہیں ان کو کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اپنی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی حلال اشیاء کو خود پر یا دوسرے لوگوں کے لیے حرام قرار دیتے ہیں تو ان کا یہ عمل قابل گرفت ہے۔ ایسا کرنا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ پر بہتان لگانا ہے۔ ایسے کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ خرابی اور ناکامی کی وعید سناتے ہیں۔ پیر کرم شاہ الازہری اپنی تفسیر "ضیاء القرآن" میں رقمطراز ہیں:

کفار کی حلت و حرمت کے خود ساختہ قوانین مقرر کر رکھے تھے۔ اپنی مرضی سے جسے چاہتے حلال کر لیتے اور جسے چاہتے حرام کر دیتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اشیاء کو حلال و حرام کرنے کا اختیار تمہیں کس نے تفویض کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں حلال و حرام کرنے کا اختیار

بھی نہیں دیا اور نہ خود انھیں حرام کیا ہے تو تمہارا ان چیزوں کی حلت و حرمت کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا سراسر جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کذب بیانی سے باز آ جاؤ ورنہ اس کا انجام بجز خسران و نامرادی کے اور کچھ نہ ہوگا۔¹⁶

سورۃ الاعراف میں بھی اللہ تعالیٰ واضح طور پر ایسے افراد کو تنبیہ کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی طیب اور پاک چیزوں کو خود بخود بغیر کسی دلیل کے حرام قرار دے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمام حلال چیزیں اہل ایمان کو بطور نعمت اس دنیا میں اور خصوصاً آخرت میں بھی عطا کی جائیں گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُلْ مِنْ حَرَمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ نَفَصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾¹⁷

(تو کہہ کس نے حرام کیا اللہ کی زینت کو جو اس نے پیدا کی اپنے بندوں کے واسطے اور سہری چیزیں کھانے کی تو کہہ یہ نعمتیں اصل میں ایمان والوں کے واسطے ہیں دنیا کی زندگی میں خالص انہی کے واسطے ہیں قیامت کے دن اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم آیتیں ان کے لیے جو سمجھتے ہیں۔)

کھانا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرنا

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو حلال اشیاء کے کھانے کا حکم دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کھانا کھا کر تم اللہ کا شکر ادا کرو۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ﴾¹⁸

(اے ایمان والو! کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھیں ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کے بندے ہو۔)

اس آیت کریمہ سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ اہل ایمان پر لازم ہے، اگر وہ اپنے رب کی بندگی کا دعویٰ کرتے ہیں یا پھر اس عہدہ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، کہ پہلی بات یہ کہ وہ تو حلال اشیاء ہی کو بطور طعام استعمال کریں اور دوسرا یہ کہ جب وہ ان حلال اشیاء سے اپنی جسمانی ضروریات کی تکمیل کر لیں اپنی بھوک کو مٹالیں تو پھر انھیں چاہیے کہ وہ اپنے رب کا شکر ادا کریں۔ یہ تمام اشیاء جو رب کائنات نے ہمارے لیے تخلیق کی ہیں اس کی عطا کردہ نعمتیں اور ان نعمتوں کے استعمال کے بعد ان کا شکر ادا کرنا ہم پر واجب ہو جاتا ہے۔ امام راغب اصفہانی "مفردات القرآن" میں اس آیت کی تفسیر میں شکر کے مفہوم کو واضح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"الشُّكْرُ : تصوّر النّعمة وإظهارها، قيل : وهو مقلوب عن الكشر، أي : الكشف، وبيضاؤه الكفر، وهو : نسيان النّعمة وسترها، ودابة شكور : مظهرة بسمنها إسداء صاحبها إليها، وقيل : أصله من عين شكري، أي : ممتلئة، فالشُّكْرُ على هذا هو الامتلاء من ذكر المنعم عليه - والشُّكْرُ ثلاثة أضرب : شُكْرُ القلب، وهو تصوّر النّعمة- وشُكْرُ اللسان، وهو الثناء على المنعم- وشُكْرُ سائر الجوارح، وهو مكافأة النّعمة بقدر استحقاقه."¹⁹

(شکر کے معنی کسی نعمت کا تصور اور اس کے اظہار کے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کشر سے مقلوب ہے جس کے معنی کشف یعنی کھولنا کے ہیں۔ شکر کی ضد کفر ہے۔ جس کے معنی نعمت کو بھلا دینے اور اسے چھپا رکھنے کے ہیں اور دابتہ شکور اس چوپائے کو کہتے ہیں جو اپنی فریبی سے یہ ظاہر کر رہا ہو کہ اس کے مالک نے اس کی خوب پرورش اور حفاظت کی ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ عین شکری سے ماخوذ ہے جس کے معنی آنسوؤں سے بھرپور آنکھ کے ہیں اس لحاظ سے شکر کے معنی ہوں گے منعم کے ذکر سے بھر جانا۔ شکر تین قسم پر ہے۔ شکر قلبی یعنی نعمت کا تصور کرنا شکر لسانی یعنی زبان سے منعم کی تعریف کرنا شکر بالجوارح یعنی بقدر استحقاق نعمت کی مکانات کرنا۔)

اس سے واضح ہوا کہ اہل ایمان کا یہ طرز عمل ہونا چاہیے کہ وہ قلبی، لسانی اور عملی شکر کو اپنی زندگی کے معمولات میں شامل کر لیں۔

فقیر کو کھانا کھلانے کا حکم

قرآن مجید سے جن آداب طعام کی تعلیم دیتا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے انسان نہ صرف اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ رزق میں سے خود حلال اور طیب چیزیں کھائے بلکہ جو لوگ صاحب حیثیت نہ ہوں غریب و مسکین ہوں ان کو بھی کھانا کھلانے کی کوشش کرے۔ سورۃ الحج میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَيْسَ شَهْدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَةٍ عَلَيَّ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ﴾²⁰

(تاکہ اپنے فائدے کے کاموں کے لیے حاضر ہوں اور مقررہ دنوں میں مویشیوں پر (ذبح کے وقت) اللہ کا نام لیں جو اللہ نے ان کو عطا کیے ہیں۔ اس میں سے تم بھی کھاؤ اور فقیر و مسکین کو بھی کھلاؤ۔)

سورۃ الحج کی آیت نمبر 26 میں بھی یہی تلقین کی گئی ہے کہ قربان کیے جانے والوں جانوروں کو نہ صرف قربانی دینے والے افراد خود کھائیں بلکہ غرباء میں بھی اس کا گوشت تقسیم کریں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَبْرٌ ۖ فَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۚ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطِعُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۗ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾²¹

(اور قربانی کے اونٹوں کو بھی ہم نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ٹھہرایا ہے۔ تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے۔ پس ان پر اللہ کا نام لو ان کو صف بستہ کر کے۔ پس جب وہ اپنے پہلوؤں پر گر پڑیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور کھلاؤ قناعت کرنے والے فقیر کو اور سوال کرنے والے کو۔ اسی طرح ہم نے فرمان بردار بنا دیا ہے ان جانوروں کو تمہارے لیے تاکہ تم شکر ادا کرو۔)

اگرچہ ان دونوں آیات میں قربان شدہ جانوروں کے گوشت سے متعلق تعلیمات بیان ہوئی ہیں مگر یہ قربانی کے گوشت تک ہی محدود نہیں ہیں۔ عمومی طور پر بھی اہل ایمان کو یہی تلقین کی جاتی ہے کہ وہ معاشرے کے غرباء و مساکین کو بھی کھانا کھلائیں۔ ایک صاحب حیثیت مسلمان پر صرف یہی لازم نہیں ہے کہ وہ خود حلال اور طیب چیزوں سے پیٹ بھر لے بلکہ اس کو یہ بھی چاہیے کہ اس کے ارد گرد مستحق لوگ بھی بھوکے نہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورۃ الدھر میں اہل ایمان کی یہی صفت بیان کی ہے کہ وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۖ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا﴾²²

(اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم کو محض اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں نہ تم سے معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری کے خواہش مند ہیں۔) پیر محمد کرم شاہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ان کی خوبی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے باعث اس کی حاجت مند مخلوق کی ضرورتوں کو اپنی ضرورتوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ حاجت مندوں کی فہرست اگرچہ طویل ہے۔ ان میں سے تین اہم اقسام کا ذکر کر دیا۔ اگر کوئی بھوکا، کوئی یتیم یا کوئی قیدی ان کے دروازے پر آکر دستک دے تو وہ اسے دھتکارتے نہیں بلکہ اس کو کھانا کھلا کر رخصت کرتے ہیں۔²³

حد اعتدال میں رہ کر کھانا پینا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اگرچہ اہل ایمان کو حلال و طیب چیزیں کھانے کی اجازت دی ہے اور ان پر نکیر بھی فرمائی ہے جو ان حلال اشیاء کو خود پر یا دوسروں پر حرام قرار دے کر اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں دخل دیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان حلال و پاکیزہ اشیاء سے فائدہ اٹھانے کا ایک اصول سورۃ الاعراف میں یہ بیان کرتے ہیں کہ ان اشیاء سے ایک حد تک فائدہ اٹھایا جانا چاہئے تاکہ اسراف سے بچا جائے۔ اسلام ہر عمل میں اعتدال کی تعلیم دیتا ہے پھر چاہے وہ عبادات ہوں یا دیگر معاملات۔ کھانے پینے کے معاملے میں بھی یہ اصول لاگو ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾ 24

(اور کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے مت بڑھو، بیشک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔)

جس طرح لباس تقویٰ اور دینداری کے خلاف نہیں ہے اسی طرح کھانا پینا اور اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا بھی دینداری کے خلاف نہیں ہے۔ دینداری اور تقویٰ کے خلاف جو چیز ہے وہ اسراف ہے۔ اللہ تعالیٰ عادل ہے اس وجہ سے وہ مستطین یعنی عدل و اعتدال پر قائم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے، مسرفین، یعنی عدل و اعتدال سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ یہ بے اعتدالی افراط کی نوعیت کی بھی ہو سکتی ہے، تفریط کی نوعیت کی بھی، اور یہ دونوں ہی باتیں خدا کی پسند کے خلاف ہیں۔ نہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ آدمی کھانے پینے پہننے ہی کو مقصود بنا لے اور رات دن اسی کی سرگرمیوں میں مشغول رہے اور نہ وہ یہ پسند کرتا ہے کہ ان چیزوں کو راہبوں اور جوگیوں کی طرح تیاگ دے۔ تہذیر اور تفریط دونوں ہی شیطان کی نکالی ہوئی راہیں ہیں، خدا زندگی کے ہر پہلو میں عدل و اعتدال کو پسند فرماتا ہے۔ 25 مفسر "احکام القرآن" اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

ظاہر آیت تمام ماکولات کے کھانے اور تمام مشروبات کے پینے کے جواز کا مقتضی ہے۔ بشرطیکہ اس میں اسراف نہ ہو نیز ان میں سے کسی چیز کی ممانعت کی کوئی دلیل موجود نہ ہو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اکل و شرب کا اطلاق عدم اسراف کی شرط پر کیا ہے۔ اسراف حد استواء سے تجاوز کر جانے کا نام ہے۔ یہ بعض دفعہ حلال سے حرام کی طرف بڑھ جانے کی صورت میں ہوتا ہے اور بعض دفعہ اخراجات میں حد سے تجاوز کر جانے کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں ایسا شخص اس قول باری کے ذیل میں آجاتا ہے ان المبذرين كانوا اخوان الشياطين²⁶

دعوت میں شرکت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اہل ایمان کو یہ حکم دیتے ہیں کہ وہ کسی دوسرے کے گھر کھانا کھانے کے لیے اس وقت جاسکتے ہیں جب انہیں کھانے کی دعوت دی جائے اور انہیں گھر میں داخل ہونے کی اجازت بھی مل جائے۔ بصورت دیگر ان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی کے گھر بن بلائے دعوت یا کھانے میں شریک ہو جائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَبِذِينَ
إِنَّهُ وَلَكِنَّ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنَسِينَ لِحَدِيثِهِ إِنْ
ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَعِجِ مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَعِجِ مِنَ الْحَقِّ﴾²⁷

(مومنو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کے لیے اجازت دی جائے اور اس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو رخصت ہو جاؤ اور باتوں میں دل لگا کر نہ بیٹھے رہو یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے وہ تم سے شرم کرتے ہیں اور کہتے نہیں مگر اللہ سچی بات کہنے سے شرم نہیں کرتا۔)

مفتی امین احسن اصلاحی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"یایہذا الذی امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر نظیرین
انہ۔ خطاب اگرچہ عام ہے تاکہ اس تعلیم کا فائدہ عام رہے لیکن اس کے پس پردہ وہی منافقین
ہیں جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابھی اس مرحلہ میں ان کا پردہ اٹھانا نہیں چاہا
اس وجہ سے بات عام صیغہ ہی سے فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے ایمان والو نبی (صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم) کے گھروں میں داخل نہ ہو اور مگر یہ کہ تم کو کسی کھانے میں شرکت کے لیے
اجازت دی جائے۔ یؤذن لکم الی طعام کے اسلوب میں دو باتیں مضمحل ہیں۔ ایک یہ کہ گھروں
میں بدون اجازت نہ داخل ہو اور دوسری یہ کہ دعوت میں بن بلائے نہ جاؤ۔"²⁸

مقررہ وقت پر کھانے کے لیے جانا

یہ آیت اس حکم کی نشاندہی کر رہی ہے کہ جب کسی کے گھر سے کھانے کا بلاوا آئے تو جو وقت اس دعوت کا متعین ہو اسی وقت وہاں جایا جائے۔ یعنی یہ بھی جائز نہیں ہے کہ دعوت کا بہانہ ہاتھ آگیا ہے تو کھانے کی تیاری کے انتظار میں وہیں جم کر بیٹھے رہو۔ اول تو یہ چیز آدمی کی طماعی اور سفلیہ پن کی دلیل ہے۔ ثانیاً اس زمانے میں عام طور پر صورت یہ تھی کہ زنانہ مکانوں کے ساتھ مردانہ بیٹھکیں نہیں تھیں۔ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مکان کا حال

بھی یہی تھا۔ اس وجہ سے وقت سے پہلے لوگوں کا مجتمع ہو جانا اہل خانہ اور صاحب خانہ دونوں کے لیے موجب زحمت و اذیت تھا۔²⁹

3- کھانے کے بعد بلا ضرورت میزبان کی طرف نہ رکنا

یعنی جس طرح یہ بات ناپسندیدہ ہے کہ کھانے کی تیاری کے انتظار میں پہلے سے جا بیٹھو اسی طرح یہ بات بھی ناپسندیدہ ہے کہ کھانا کھا چکنے کے بعد کسی بات میں لگ کر وہیں جھے رہو۔³⁰ پیر محمد کرم شاہ اس آیت کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

"یہاں مسلمانوں کو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حجروں میں داخل ہونے یا نہ ہونے کے متعلق ہدایات دی جا رہی ہیں۔ فرمایا جب تک حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اجازت نہ دیں تمہارا داخل ہونا قطعاً ممنوع ہے اور جب اجازت ملے تو داخل ہو سکتے ہو اور وہ بھی اتنے وقت کے لیے کہ کھانا کھاؤ اور اس کے بعد فوراً اٹھ کر چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگو اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس طرح تمہارے دیر تک بیٹھنے سے تکلیف پہنچے۔"³¹

طعام کے عصری رجحانات

خوراک کا ضیاع

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے اور اس کے باسیوں کی ایک کثیر تعداد غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ دنیا بھر کی طرح پاکستانی عوام کو بھی خوراک کی قلت کا سامنا ہے۔ خاص طور پر تھر کے ریگستان کے رہنے والے لوگوں کو اس وجہ سے زیادہ مشکلات کا سامنا ہے۔ ہر سال خوراک کی قلت کی وجہ سے سینکڑوں افراد خصوصاً دس سال سے کم عمر بچوں کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ غذائی قلت کی اس پیچیدہ ہوتی ہوئی صورتحال کے باوجود پاکستانی معاشرے میں خوراک کے ضیاع کا رجحان دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ بی بی سی کی شائع کردہ ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ہر سال تقریباً 19.6 ملین ٹن خوراک ضائع ہو جاتی ہے۔ جس کا تخمینہ تقریباً چار ارب ڈالر کے برابر ہے۔³²

اتنی کثیر مقدار میں خوراک کے ضیاع کی اہم وجوہات میں شادی بیاہ پر ضائع ہونے والا کھانا، ریستورنٹس اور ہوٹلز میں آرڈر کیے جانے والے کھانے کا ضیاع اور خوراک کو مناسب اقدامات کی وجہ سے سٹور نہ کرنے کے باعث اس کا خراب ہو جانا شامل ہیں۔ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ضائع شدہ کھانے کی سب سے کثیر مقدار شادی ہالز اور ریستورنٹ

کے کے بچے کچے کھانے کی صورت میں پائی جاتی ہے۔³³ شادی بیاہ کے موقع پر خصوصاً لوگ اپنی ضرورت سے زائد خوراک اپنی پلیٹوں میں ڈال لیتے ہیں اور پھر اسے ختم نہیں کر پاتے جس کے نتیجے میں وہ ضائع ہو جاتی ہے۔ شادی بیاہ کے مواقع پر اکثر یہ مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں لوگ جیسے ہی کھانا لگنے کی اطلاع دی جاتی ہے۔ اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں اور اندھا دھند اپنی پلیٹیں وہاں موجود مختلف اقسام کے کھانوں سے بھر لیتے ہیں۔ جس کا بیشتر حصہ پھر ان کی پلیٹ کی زینت ہی بنا رہ جاتا ہے۔

اسراف

طعام کے عصری رجحانات میں ایک رجحان کھانے پینے کے حوالے سے اسراف کا پایا جانا ہے۔ شادی بیاہ اور دعوتوں کے موقع پر تو یہ اسراف ایک عمومی رویہ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ بارات پوری آب و تاب سے لیکر لڑکی والوں کے جاتے ہیں اور لڑکی والوں کی طرف سے، ہزاروں کی تعداد میں مہمانوں کو دعوت دی جاتی ہے اور ان کی خاطر بکرے، مچھلی اور دیگر مہنگے پکوان بنوائے جاتے ہیں۔ صرف اس ڈر سے کہ لڑکی کے سسرال والے اسے طعنے نہ دیں۔ لڑکے والوں کی طرف سے ولیمہ پر پوری شان و شوکت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ ان تقریبات میں تقریباً پچیس سے تیس فیصد کھانے کا اسراف ہوتا ہے۔ کئی دنوں تک اس کی تشہیر کی جاتی ہے اور پھر شادی میں شرکت کرنے والے مہمانوں سے اور علاقہ کے لوگوں سے باقاعدہ داد کی امید کی جاتی ہے کہ لوگ یہ کہیں کہ اس سال یہ اس علاقہ کی سب سے اچھی شادی ہوئی۔³⁴

اسی طرح کچھ سالوں سے ہمارے معاشرے میں گھر سے باہر ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس میں جا کر کھانا کھانے کا رواج بھی بہت بڑھ گیا ہے۔ لوگ اس پر یکٹس کو اسٹیٹس سمبل کے طور پر اپنا رہے ہیں۔ ان کے نزدیک رشتہ داروں اور دوست احباب کو گھر سے باہر لے جا کر کھانا کھلانا ان کی اچھی معاشی حالت اور عمدہ ذوق کی علامت ہے۔ اپنی کامیابیوں اور خوشیوں کو منانے کے لیے گھر سے باہر نکل کر کھانا کھانے کا رواج دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ لوگ ایک وقت کے کھانے پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ اتنی وافر مقدار میں کھانا منگوا یا جاتا ہے جو مدعو کیے گئے افراد کی ضرورت سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سارا ختم نہیں پاتا لہذا کھانا بچ جاتا ہے۔ بچے ہوئے کھانے کی زیادہ تر مقدار وہ ہوتی ہے جو ناقابل استعمال ہوتی ہے یعنی لوگ اپنی پلیٹوں میں ڈالے ہوئے کھانے کو ختم نہیں کر پاتے۔ پھر اس بچے ہوئے کھانے کا مقدر کچرے کا ڈبہ ہی ہوتا ہے۔ کھانے کا یہ اسراف صرف محافل میں نہیں ہوتا بلکہ روزمرہ معمولات میں یہ چیز شامل ہوتی جا رہی ہے۔ اپنے کھانے کو مکمل طور پر ختم کرنا، اپنی پلیٹ کو صاف کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔ والدین بچوں کو اس سنت کی طرف راغب نہیں کرتے بلکہ ان کا اپنا طرز عمل بھی اس سنت کے مطابق نہیں ہوتا۔

حرام مشروبات کا استعمال

اسلام نے نشہ آور مشروبات کو حرام قرار دیا ہے اور اس کو پینے والے کے لیے حد بھی مقرر کر رکھی ہے۔³⁵ بد قسمتی سے دور جدید میں نشہ آور مشروبات کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ امراء کی محافل میں اس کا استعمال معمول کی بات بن چکا ہے۔ ریاست پاکستان میں شراب و دیگر نشہ آور مشروبات پر پابندی عائد ہے۔ مگر تحقیقی رپورٹس کے مطابق نوجوان نسل میں اس کا استعمال زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔³⁶ کالج اور یونیورسٹی کے طلباء میں ان کے استعمال کے رجحانات میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ آئے دن لوگ زہریلی شراب پینے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں۔³⁷ پاکستان میں زہریلی اور دیسی شراب پینے کی وجہ سے سالانہ ہزاروں لوگوں کی موت واقع ہوتی ہے۔³⁸

طعام کے اوقات میں بگاڑ

گزشتہ چند دہائیوں سے ہمارے کھانے پینے کے معمولات میں بہت تبدیلی آچکی ہے۔ رات کو دیر تک جاگنا اور دن میں تاخیر سے بیدار ہونا معمولات زندگی کا حصہ بن چکا ہے۔ سحر خیزی کی عادت نوجوان نسل میں تقریباً مفقود ہو چکی ہے۔ تعلیمی اداروں میں جانے والے نوجوانوں کو چاروناچار بیدار ہونا پڑتا ہے مگر گھر میں رہنے والے افراد اسی معمول کے مطابق زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ناشتے کے اوقات نصف نہایت تک محیط ہو چکے ہیں اور دوپہر کا کھانا دن ڈھلے کھایا جاتا ہے۔ رات کا کھانے کے اوقات ایک تہائی رات اور بسا اوقات نصف رات تک جا بچھتے ہیں۔ دوست احباب کی دعوت ہو تو بھی تاخیر معمول بن چکی ہے۔ کھانے کے اوقات کار میں تبدیلی کی وجہ سے ہماری صحت بہت متاثر ہو چکی ہے۔

مضر صحت خوراک کا استعمال

ہمارے معمولات طعام میں ایک اور منفی تبدیلی یہ رونما ہوئی ہے کہ ہم نے صحت بخش خوراک کا استعمال کم کر دیا ہے۔ سبزیوں اور پھلوں کی بجائے مرغی غذاؤں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ فاسٹ فوڈ کا استعمال عام ہو چکا ہے۔³⁹ مختلف اقسام کے برگر، سینڈوچ، شوارمہ اور پیزا جیسے مختلف اقسام کے فاسٹ فوڈ بچوں اور بڑوں کی پسندیدہ غذا بن چکے ہیں۔ نوڈلز، میکرونی اور پاستہ جیسی اشیاء بچوں کو کھانے کے لیے دی جاتی ہیں۔ شام ہوتے ہی باربی کیو اور فاسٹ فوڈ کا اسٹالز کارش لگ جاتا ہے۔ شہروں اور دیہاتوں ہر جگہ ایسی مضر صحت اشیاء آسانی سے دستیاب ہوتی ہیں۔ رہی سہی کسر کاربونیٹڈ مشروبات نے پوری کر دی ہے۔ کوکا کولا، پیپسی، سپرائٹ، مرنڈا، فائنا، سیون اپ اور ڈیو جیسے مشروبات نہ صرف مہمانوں کی تواضع کا سامان بنتے ہیں بلکہ کھانے کے ساتھ ان کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ یہ تمام اشیاء اور مشروبات انسانی صحت کے لیے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

طعام کے عصری رجحانات کی اصلاح

1- عصر حاضر میں کھانے پینے کا ضیاع اور اسراف ہمارے معمولات کا حصہ بن چکا ہے۔ خصوصاً شادی بیاہ اور دعوتوں میں یہ رجحان بہت زیادہ ہو چکا ہے۔ قرآن تعلیمات کی رو سے یہ اسراف میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسراف کو ناپسند فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾⁴⁰

(اور کھاؤ اور پیو اور حد سے آگے مت بڑھو، بیشک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔)

اللہ رب العزت ایمان والوں کو راہ اعتدال اختیار کرنے کے حکم دیتے ہیں اور کھانے پینے کی اشیاء اور دیگر نعمتوں کے ضیاع سے منع فرماتے ہیں۔ انھیں ضرورت مندوں تک پہنچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حَيْثُ مَسْكِينًا وَتَيْمًا وَأَسِيرًا ۖ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا﴾⁴¹

(اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تم کو محض اللہ کے واسطے کھلاتے ہیں نہ تم سے معاوضہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری کے خواہش مند ہیں۔)

بحیثیت مسلمان ہمارا یہ طرز عمل ہونا چاہیے کہ کھانے کو ضیاع اور اسراف سے بچائیں۔ اس کے ساتھ غرباء و مساکین کی حاجت روائی کے لیے ان تک رزق پہنچائیں اور نیت خالص رضائے الہی ہونی چاہیے۔

2- عصری رجحانات طعالم کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ حرام اور نشہ آور مشروبات اور دیگر اشیاء کے استعمال میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ قرآن کی رو سے ایک مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ حرام اشیاء کو کھائیں پیئیں۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ ۚ إِنَّ كُنتُمْ لِيَٰه تَعْبُدُونَ﴾⁴²

(اے ایمان والو! کھاؤ ان پاکیزہ چیزوں سے جو ہم نے تمہیں دے رکھیں ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کے بندے ہو۔)

کسی انسان کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے من پسند اشیاء کو حلال قرار دے سکے۔ کسی ذات کے پاس یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کسی شے کو حلال یا حرام قرار دے سکے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْرِمُوا طَبِيبَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ
الْمُتَعَدِّينَ﴾⁴³

(اے ایمان والو! وہ پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لیے حلال کر دیں انہیں حرام مت
ٹھہراؤ اور حد سے مت بڑھو۔ بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔)

3۔ طعام کے عصری رجحانات میں ایک اور قابل توجہ پہلو اوقات طعام ہیں۔ موجودہ دور میں ان میں نمایاں تبدیلی
رو نما ہو چکی ہے۔ کھانے کے مسنون اوقات سے انحراف معمول بن چکا ہے۔ اس انحراف کی بدولت جہاں دیگر
نقصانات ہو رہے ہیں وہیں انسان کی صحت بھی بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ اگرچہ قرآن مجید سے اوقات طعام سے
متعلق براہ راست احکامات کا حصول ممکن نہیں مگر قرآنی تعلیمات کا عمومی مزاج اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ
انسان کو اپنے اوقات کار میں نہ صرف پابندی وقت کا خیال رکھنا چاہیے بلکہ دن کو ضروریات زندگی کی تکمیل اور رات
کو آرام اور عبادت الہی کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔ سورۃ النباء میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ مَسْبَاتًا ۖ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا ۖ وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾⁴⁴

(ہم نے تمہارے لیے نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا، اور رات کو بمنزلہ لباس بنایا اور ہم نے دن کو ذریعہ
معاش بنایا)

ہمارا یہ معمول بن چکا ہے کہ رات دیر گئے تک لوگ محفلیں جما کر بیٹھے رہتے ہیں۔ جبکہ اس چیز کو ناپسند فرمایا گیا ہے۔
قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ ۚ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَجِ
مِنْكُمْ ۚ وَاللَّهُ لَا يَسْتَجِي مِنَ الْحَقِّ﴾⁴⁵

(جب کھانا کھا چکو تو رخصت ہو جاؤ اور باتوں میں دل لگا کر نہ بیٹھے رہو یہ بات پیغمبر کو اذیت دیتی ہے وہ
تم سے شرم کرتے ہیں اور کہتے نہیں مگر اللہ سچی بات کہنے سے شرم نہیں کرتا۔)

اس آیت سے پتہ چلتا ہے مہمان کو چاہیے کہ وہ کھانا کھانے کے بعد میزبان سے رخصت لے لے۔ بہت دیر تک بیٹھے
کر اس کو اذیت میں مبتلا نہ کرے۔

نتائج تحقیق

قرآن کی رو سے حاصل ہونے والے آداب طعام کی روشنی میں طعام کے عصری معمولات کا جائزہ لینے سے یہ پتہ چلتا
ہے کہ عصر حاضر میں ہمارے معمولات طعام میں بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ ہم قرآن کی دی گئی ہدایات کو مد نظر نہیں رکھ
رہے ہیں۔ قرآن مجید کے احکامات کی رو سے ہمیں خوراک کے اسراف اور ضیاع سے رکنا چاہیے۔ اعتدال اور میانہ

روی کے ساتھ ساتھ سادگی بھی ہمارے طعام کے معمولات کا جزو لازم ہونا چاہیے۔ ہماری خوراک حلال اور صحت بخش اشیاء پر مشتمل ہونی چاہیے۔ حرام چیزوں سے بچنا چاہیے۔ کھانے جیسی انمول نعمت کو پانے پر اپنے رب کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ لیکن بد قسمتی سے ہمارے معاشرے میں خوراک کا ضیاع اور اسراف عام ہو چکا ہے۔ لوگ شادی بیاہ اور دیگر محافل میں کھانے پینے کے حوالے سے نہ صرف اسراف کرتے ہیں بلکہ بہت سی خوراک ضائع بھی ہو جاتی ہے۔ نشہ آور مشروبات کا استعمال بھی دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ شراب نوشی کی وجہ سے ہر سال ہزاروں لوگوں کی اموات ہوتی ہے۔ غیر صحت بخش اشیاء جیسا کہ فاسٹ فوڈ، نوڈلز، مرغن غذاؤں کا استعمال عام ہو چکا ہے۔ کھانے کے اوقات کار میں بھی منفی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ رات کو دیر سے کھانا کھانے سے ہماری صحت پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

حوالہ جات

¹ عبد الہادی، عبد الخالق، کھانے پینے کے آداب: قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں، (سعودیہ عرب: احساء اسلامک سنٹر، 2011)

² رفیع الدین مسعود تہمی، کھانے پینے کے اسلامی آداب اور جدید سائنس، (دہلی: الہدی پبلی کیشنز، 2010)

³ Malik Tariq Mahmood, Impacts Of Food Product Advertisements Of Pakistan Television On The Eating Habits Of Children, https://www.aiou.edu.pk/sab/gmj/gmj%20spring%202009/article_7.pdf, Accessed On date: 29/07/2022, time: 13:20.

⁴ Farzan Yahya and Rabia Zafar, "Trends of Fast Food Consumption and its Effects on Pakistani Society", *Food Science and Quality Management*, 11(2013):1-8

⁵ البقرہ: 168

⁶ البقرہ: 172

⁷ المؤمنون: 51

⁸ جلال الدین محمد بن احمد بن محمد المحلی، جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، تفسیر الجلالین (بیروت: دارالسلام لنشر والتوزیع، 1424ھ)، 864۔

⁹ حافظ عماد الدین اسماعیل ابو الفداء بن عمر بن کثیر، تفسیر القرآن العظیم (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1998)، 138/3۔

¹⁰ سید ابوالاعلیٰ مودودی، تقسیم القرآن (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 2005)، 4/56۔

¹¹ المائدہ: 1

¹² المائدہ: 3

¹³ المائدہ 5:87

¹⁴ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2011)، 2/128۔

¹⁵ النحل 16:116

¹⁶ پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 2018)، 3/86۔

¹⁷ الاعراف 7:32

¹⁸ البقرہ 2:172

¹⁹ امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن (دمشق: دارالعلم، 1997)، 1/148

²⁰ الحج 22:28

²¹ الحج 22:36

²² الدھر 76:9، 8

²³ پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، 4/28۔

²⁴ الاعراف 7:31

²⁵ مولانا امین احسن اصلاحی، تدریس قرآن (لاہور: فاران فاؤنڈیشن، 2013)، 3/57۔

²⁶ ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص، احکام القرآن (دمشق: دارالقرآن، 1996)، 2/145۔

²⁷ الاحزاب 33:53

²⁸ مولانا امین احسن اصلاحی، تدریس قرآن، 5/38۔

²⁹ مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، 4/218۔

³⁰ مولانا امین احسن اصلاحی، تدریس قرآن، 5/38۔

³¹ پیر محمد کرم شاہ، ضیاء القرآن، 3/275۔

³² <https://www.facebook.com/watch/?v=1713983439072187>

³³ Ibid

³⁴ <https://ur.hawzahnews.com/news/371111/%D8%B4%D8%A7%D8%AF%DB%8C-%D8%A8%DB%8C%D8%A7%DB%81-%D8%A7%D9%88%D8%B1-%DB%81%D9%85%D8%A7%D8%B1%D8%A7-%D9%85%D8%B9%D8%A7%D8%B4%D8%B1%DB%81>

³⁵ اسی کوڑے

³⁶ https://www.bbc.com/urdu/pakistan/2013/09/130918_pakistan_drinking_habits_tim

³⁷ <https://www.trt.net.tr/urdu/pkhstn/2016/12/27/ttwbh-ttykh-sngh-zhryly-shrb-pyny-sy-hlkhtwn-khy-t-dd-chhbys-hwgy-638446>

38 <https://www.dw.com/ur/%D9%BE%D8%A7%DA%A9%D8%B3%D8%AA%D8%A7%D9%86-%D9%85%DB%8C%DA%BA-%D8%B4%D8%B1%D8%A7%D8%A8-%DA%A9%DB%8C-%D8%A8%DA%91%DA%BE%D8%AA%DB%8C-%DB%81%D9%88%D8%A6%DB%8C-%D9%85%D8%A7%D9%86%DA%AF/a-15620574>

39 <https://jang.com.pk/news/847282>

31:7 الاعراف⁴⁰

8،9:76 الدهر⁴¹

172:2 البقرہ⁴²

87:5 المائدہ⁴³

11-9:78 النبأ⁴⁴

53:33 الاحزاب⁴⁵